49030-توحید کا معنی اور اس کی اقسام

سوال

توحید کا معنی اور اس کی اقسام کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

توحید کا لغوی معنی :

توحید لغت عرب میں وَحَّدَ يُوَحِّدُ فعل کا مصدر ہے اور جب اس کی نسبت اللہ کی وحدانیت کی طرف کی جائے اور اسے ان صفات و ذات میں شریک ہونے سے انفرادی وصف دیا جائے تو یہ وحدانیت کا وصف کہلاتا ہے، اور شد مبالغہ کے لیے ہے یعنی اللہ کی وحدانیت کا وصف مبالغہ رکھتا ہے.

اور عرب کا قول ہے : واحد واحد و وحید یعنی وہ منفرد ہے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی واحد ہے یعنی وہ سب حالات میں شریکوں سے منفرد ہے.

چنانچہ توحید اس بات کا علم ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ایک ہے اس کی کوئی نظیر نہیں، تو جو کوئی بھی اللہ کا علم اس طرح نہیں رکھتا، یا پھر وہ اسے وحدہ لا شریک کا وصف نہیں دیتا تو وہ اللہ کو ایک نہیں مانتا.

توحید کی اصطلاحی تعریف :

اللہ تعالی کو الوہیت و ربوبیت اور اسماء صفات میں یکتا و اکیلا ماننا.

اور یہ تعریف بھی ممکن ہے : یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ اپنی ربوبیت و الوہیت اور اسماء صفات میں وحدہ لا شریک ہے.

اس اصطلاح "توحید" یا اس کے مشتقات کا اس معنی پر دلالت کرنے کے لیے استعمال کتاب و سنت سے ثابت ہے اور کتاب و سنت میں استعمال کیا گیا ہے، ذیل میں اس کی چند ایک مثالیں پیش کی جاتی ہیں :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد}.

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے.

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے :

{اور تم سب کا معبود ایک ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے} البقرۃ(163).

اورایک مقام پراللہ رب العزت نے فرمایا :

{وہ لوگ بھی قطعا کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تعالی تین میں سے تیسرا ہے، دراصل اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا} المآئدۃ (73).

اس موضوع کے متعلق آیات بہت زیادہ ہیں.

اور صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں :

"جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا :

"آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہے تم انہیں سب سے پہلے اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ تعالی کی توحید کا اقرار کریں، جب وہ اس کی پہچان کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ نماز ادا کرنے لگیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے اغنیاء سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائیگی، جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ لے لینا، اور لوگوں کے بہترین اور افضل اموال سے اجتناب کرنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7372) صحیح مسلم حدیث نمبر (19).

اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے : اس پر کہ اللہ کو ایک مانا جائے، اور نماز کی پابندی کی جائے، اور زکاۃ کی ادائیگی کی جائے، اور رمضان المبارک کے روزے رکھے جائیں، اور بیت اللہ کا حج کیا جائے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

چنانچہ ان سب نصوص میں توحید سے مقصود کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد ارسول اللہ" کے معنی کا اثبات ہے، جو کہ دین اسلام کی حقیقت ہے، جس کے لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ اصطلاح اور کلمات مترادفہ کتاب میں سنت میں کئی ایک مقام پر وارد ہیں.

ان میں سے بعض الفاظ تو سابقہ حدیث معاذ رضی اللہ تعالی عنہ میں بیان ہوئے ہیں :

"کہ تم اہل کتاب کے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جب ان کے پاس پہنچو تو انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1496).

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت میں ہے :

"اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے : اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

تو یہ اس کی دلیل ہے کہ کہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی حقیقت توحید ہے، اور یہی وہ اسلام ہے جسے دیکر اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جن وانس کی طرف مبعوث فرمایا، اور یہی وہ دین ہے جس کے بغیر اللہ تعالی کسی اور دین اختیار کرنے پر راضی نہیں ہوگا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{یقینا اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے} آل عمران (19).

اور ایک دوسرے مقام اللہ جل شانہ کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی بھی اسلام کے علاوہ دین اپنائے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائیگا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا} آل عمران (85).

جب یہ معلوم ہوگیا تو یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ علماء کرام نے توحید کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں :

توحید ربوبیت

توحید الوہیت

توحید اسماء وصفات

توحید ربوبیت :

اللہ تعالی کو اس کے افعال مثلا خلق اور تدبیر اور زندہ کرنے اور مارنے روزی دینے وغیرہ افعال میں یکتا ماننا.

اس توحید کے کتاب وسنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں ان میں سے بعض دلائل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (13532) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لہذا اگر کسی نے یہ اعتقاد رکھا کہ اللہ کے علاوہ اور بھی کوئی خالق ہے، یا مالک ہے یا روزی رساں ہے، یا اللہ کے علاوہ کوئی اور اس جہان میں تصرف کرنے والا ہے تو اس نے توحید کی اس قسم میں خلل پیدا کیا اور اللہ کے ساتھ کفر کیا.

کیونکہ پہلے دور کے کفار اور مشرکین مکہ بھی اس توحید کا اجمالی طور پر اقرار کرتے تھے، اگرچہ وہ اس کی بعض تفصیل میں مخالفت بھی کرتے تھے، اس کے اقرار کی دلیل بہت ساری آیات میں پائی جاتی ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

فرمان باری تعالی ہے :

{اور اگر آپ ان سے یہ سوال کریں کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا، اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا؟ تو البتہ وہ ضرور یہ کہینگے اللہ نے، تو وہ کدھر الٹے جارہے ہیں} العنکبوت (61).

اورایک مقام پرارشادباری تعالی اس طرح ہے :

{اوراگرآپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان نے پانی کس نے نازل کیااوراس سے زمین کوبنجرہونے کے بعدزندہ کس نے کیا؟ تووہ ضرورکہینگے اللہ نے، آپ کہہ دیں سب تعریفات اللہ ہی کی ہیں، بلکہ ان میں اکثرعقل نہیں رکھتے}العنکبوت(63).

اورایک مقام پررب العزت کافرمان اس طرح ہے :

{اوراگرآپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیداکیاہے؟ تووہ ضرورکہینگے اللہ نے، پھروہ کدھرالٹے جارہے ہیں}الزخرف(87).

ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالی نے بیان فرمایاہے کہ کفاربھی اس کااقرارکرتے تھے کہ اللہ تعالی خالق ومالک اورمدبرہے، لیکن اس کے باوجودانہوں نے عبادت میں اللہ کی توحیدکاانکارکیا جوان کے عظیم ظلم اورشدیدبہتان اورضعف عقل کی دلیل تھی، کیونکہ ان صفات کامالک اوران افعال میں انفرادیت رکھنے والے کی ہی عبادت کرنی چاہیے، اوراس کے علاوہ کسی اورکی عبادت نہ ہو، اورصرف اس اللہ کوہی یکتاوتنہااورایک مانا جائے، اللہ سبحانہ وتعالی پاک اوربلندوبالاہے اس سے جووہ شرک کرتے ہیں.

اس لیے جوکوئی بھی توحیدربوبیت کاصحیح اقرارکرتاہواس کے لیے ضروری ہے کہ وہ توحیدالوہیت کابھی اقرارکرے.

توحیدالوہیت یہ ہے کہ :

اللہ تعالی کوہرقسم کی ظاہری اورباطنی قولی وعملی عبادت میں یکتاواکیلامانا جائے، اوراللہ کے سواباقی سب کی عبادت کی نفی کی جائے چاہے وہ کوئی بھی ہو، جیساکہ اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

{اورتیراپروردگارصاف صاف حکم دے چکاہے کہ تم اس کے سواکسی اورکی عبادت نہ کرنا}الاسراء(23).

اورایک مقام پررب العزت کافرمان ہے :

{اوراللہ تعالی کی عبادت کرواوراس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرو}النساء(36).

اوراسے توحیداللہ افعال العبادکہنا بھی ممکن ہے، اوراسے توحیدالوہیت کانام بھی دیاجاتاہے :

کیونکہ یہ اللہ کی عبادت اوراسے الہ معبودتسلیم کرنے پرمبنی ہے، کہ اللہ کی عبادت محبت وتعظیم کے ساتھ کی جائے.

اوراسے توحیدعبادت بھی کہاجاتاہے :

کیونکہ بندہ اللہ تعالی کے احکام کی ادائیگی اورممنوعات سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتاہے.

اوراسے توحیدطلب اورقصدوارادہ کانام بھی دیاجاتاہے؛ کیونکہ بندہ کامقصدواراداہ اللہ کی رضامندی وخوشنودی ہے اورخالصتا اللہ کی رضاطلب کرتے ہوئے خالص اسی کی عبادت کرتا ہے.

یہی وہ قسم اور نوع ہے جس میں خلل پایا جاتا ہے، اور اسی توحید الوہیت کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی نے رسول مبعوث کیے اور کتابیں نازل فرمائیں، اور اسی کی وجہ سے مخلوقات پیدا کی گئیں، اور شریعت بنائی گئیں، اور یہی وہ توحید الوہیت ہے جس میں انبیاء اور ان کی قوموں کے درمیان جھگڑا ہو، اور مخالفت کرنے والے ہلاک کر دیے گئے اور مومنوں کو نجات حاصل ہوئی.

اس لیے جس نے بھی اس توحید الوہیت میں خلل پیدا کیا اور کسی بھی قسم کی عبادت اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جائز سمجھا تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا اور فتنہ میں پڑ گیا اور سیدھی راہ سے بھٹک گیا، اللہ تعالی ہمیں سلامت و محفوظ رکھے.

اور توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ :

اللہ کے اسماء و صفات میں اللہ کو یکتا و تنہا مانا جائے، اس لیے بندے کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی کے اسماء و صفات میں اس کا کوئی مثل نہیں، یہ توحید دو اساسی اشیاء پر مبنی ہے :

پہلی اساس :

اثبات :

یعنی اسماء حسنی اور صفات علی میں سے جسے اللہ تعالی نے اپنے لیے ثابت کیا ہے، یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ثابت کیا ہے اسے بغیر کسی تشبیہ و مثال کے اسی طرح ثابت کیا جائے جس طرح اللہ کے شایان شان ہے، اور اس کے معانی میں کسی بھی قسم کی تحریف و تاویل نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے حقائق کو معطل کیا جائے اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کی جائے.

دوسری اساس :

تنزیہ : کہ اللہ سبحانہ و تعالی کو ہر قسم کے عیب سے منزہ و پاک مانا جائے، اور ان صفات نقص کی اللہ سے نفی کی جائے جن کی اللہ نے خود نفی کی ہے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

{اس کی مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سمیع و بصیر ہے}.

یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے آپ کو مخلوق کی مماثلت سے منزہ کیا ہے، اور اپنے لیے صفات کمال ثابت کی ہیں جس طرح اللہ کے شایان شان ہیں.

دیکھیں : الحجۃ فی بیان المحجۃ (305/1) اور لوامع الانوار البھیۃ (57/1).

واللہ اعلم.